



سوال

(312) پاکستانی قانون اور یتیم پوتنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر باپ سے پہلے بیٹا فوت ہو جائے تو دوسرے بیٹوں کی موجودگی میں اسلامی قانون کے مطابق باپ کے فوت ہونے کے بعد اس کے یتیم پوتے پوتیاں حصہ نہیں لے سکتے جبکہ پاکستانی قانون انہیں مرحوم بیٹے کی جگہ حصے دار بناتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی پاکستانی قانون کا سہارا لے کر حصہ وصول کرتا ہے تو شریعت کی خلاف ورزی کا گناہ کس کے سر ہوگا، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے وراثت کے سلسلہ میں الاقرب فالاقرب کے قانون کو پسند کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو رشتہ دار میت کے قریب تر ہوگا اسے وارث بنایا جائے گا اور اس کے مقابلہ میں دور والے رشتہ دار کو محروم ہونا پڑے گا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ **وَالْأَقْرَبُونَ** [1]

”ہر ایک کے لیے ہم نے اس ترکہ کے وارث بنائے ہیں جسے والدین اور قریب تر رشتہ دار چھوڑ جائیں۔“

چونکہ بیٹا درج کے اعتبار سے پوتے کی نسبت قریب تر ہے، اس لیے پوتے کے مقابلہ میں بیٹا وارث ہوگا۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”ترکہ کے مقررہ حصے، ان کے حقداروں کو دوپہر جو بیچ جائے وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مذکور رشتہ دار کیلئے ہے۔“ [2]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مقررہ حصے لینے والے کے بعد وہ رشتہ دار وارث ہوگا جو میت کے قریب تر ہوگا۔ چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ پوتنا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے باس الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”پوتے کی وراثت جبکہ بیٹا موجود نہ ہو۔“ [3]

اس قدر صراحت کے باوجود اگر کوئی ملکی قانون کا سہارا لے کر شرعی قانون کو پامال کرتا ہے تو اسے درج ذیل حدیث کو سامنے رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”اگر میں (چرب زبانی سے متاثر ہو کر) ایک شخص کو کسی دوسرے مسلمان کا حق چینیے کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے، اب اس کی مرضی ہے اسے لے لے یا چھوڑ دے۔“

[4]

ان احادیث کی روشنی میں پاکستانی قانون کا سہارا لے کر شریعت کی خلاف ورزی کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] النساء: ۳۳۔

[2] بخاری، الفرائض: ۶۲۳۳۔

[3] صحیح بخاری، الفرائض۔

[4] بخاری، المتظالم: ۲۳۵۸۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 287

محدث فتویٰ